نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے موئے مبارک کو غسل دینے کا حکم

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-752

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاولیٰ 1444ھ/12 دسمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو غسل دینا جائز ہے؟ اور جس پانی سے غسل دیا جائے، اس پانی کا کیا کیا جائے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

موئے مبارک کو غسل دینا جائز ہے، غسل دینے کے بعد اس کا پانی پھینکا نہ جائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ یہ پانی بطور تبرک شفاء کے لیے پی لیا جائے جیسا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان، حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال شریف کو دافعِ بلا اور باعث شفا سمجھتے اور انہیں پانی میں غسل دے کر وہ پانی پی لیا کرتے تھے۔

مشکوٰۃ المصابیح میں بحوالہ بخاری شریف حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

"أرسلني أهلي إلى أم سلمة بقدح من ماء و كان إذا أصاب الإنسان عين أو شيء بعث إليها مخضبه فأخرجت من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم و كانت تمسكه في جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منه" یعنی مجھے میرے گھر والوں نے پانی کا ایک پیالہ دے کر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا جبکہ لوگوں کا معمول تھا کہ جب کسی آدمی کو نظر یا کوئی شے لگ جاتی، تو آپ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا برتن بھیجتے تھے، لہذا جب میں پانی کا برتن لے کر ان کے پاس پہنچا تو آپ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک نکالا جبکہ وہ بال انہوں نے چاندی کی ایک ڈبی میں رکھا ہوا تھا، پھر انہوں نے وہ بال پانی میں ہلا دیا پھر میں نے اس میں سے پانی پیا۔ (مشکوۃ المصابیح مع المرقاۃ، جلد 8، صفحہ 385، مطبوعہ: بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ”اس حدیث سے چند فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ حضرات صحابہ کرام حضور کے بال شریف برکت کے لئے اپنے گھروں میں رکھتے تھے۔ دوسرے یہ کہ اس بال شریف کا بہت ہی ادب واحترام کرتے تھے کہ اس کے لئے خاص کپی(ڈبی) یا پونگی بناتے، اس میں خوشبو بساتے تھے، کیونکہ یہ رنگت خوشبو کی تھی نہ کہ خضاب کی۔ تیسرے یہ کہ صحابہ کرام حضور کے بال شریف دافعِ بلا، باعثِ شفا سمجھتے تھے کہ انہیں پانی میں غسل دے کر شفا کے لئے پیتے تھے، کیوں نہ ہو کہ جب یوسف علیہ السلام کی قمیص دافعِ بلا ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآن کریم فرمارہا ہے: ”اذھبو بقمیصی“ تو حضور انور کے بال شریف بدرجہ اولیٰ دافع بلا ہو سکتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ صحابہ کرام حضور کے بال شریف کی زیارت کرنے جاتے تھے، جیسا کہ روایت سے معلوم ہوا۔“ (مرآۃ المناجیح، جلد6، صفحہ248، ضیاء القرآن پبلشرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم